

اخوندزادہ عبد القیوم حقانی - فاضل دارالعلوم حقانیہ
صدر مدرس - دارالعلوم حنیفہ چکوال
قسط ۶

حدیث اور رائے قیاس کا تلام

اور

امام اعظم ابو حنیفہ کی بصیرت

رائے اور حدیث لازم و ملزوم ہیں | جب حدیث اور رائے لازم و ملزوم ہیں - جب حدیث، رائے اور فہم کے بغیر سمجھی ہی نہیں جاسکتی - جب یہ دعویٰ بے جا نہیں - (جیسا کہ کسی حد تک ثابت بھی کیا جا چکا ہے) کہ صحیح رائے، حدیث کے لئے "موقوف علیہ" کا درجہ رکھتی ہے تو پھر اس بات سے بھڑکیوں چڑھتی اور ماتھے پر بل کیوں آجاتے ہیں جب کہا جاتا ہے کہ حدیث دانی اور حدیث فہمی کے لئے اہل الرائے ہونا بھی ضروری ہے۔ علامہ شبیر احمد عثمانی کا یہ اقتباس اور تراشہ کس قدر صحیح اور بموقع ہے جو انہوں نے رائے و حدیث کے تلام کے سلسلہ میں کتاب "ادب القاضی" کے حوالہ سے مقدمہ فتح الملہم میں درج کیا ہے۔

لا یتقیم الحدیث الا بالرای ای باستعمال	حدیث رائے کے استعمال ہی سے درست ہو سکتی
الرائے فیہ بان ید مرک معانیہ الشرعہ	ہے بایں طور کہ حدیث کے شرعی معانی جو احکام کے
التی ہی مناط الاحکام ولا یتقیم الرای	لئے مناط ہیں رائے ہی سے ادراک کیے جاسکتے
الا بالحدیث ای لا یتقیم العمل بالرای	ہیں اور رائے بھی بدون حدیث کے درست نہیں ہو
ولا انعزله الا بانظام الحدیث الیہ	سکتی یعنی محض رائے پر عمل کرنا درست نہیں ہو سکتا
مقدمہ فتم الملہم مد ۲،	تا وقتیکہ اس رائے کے ساتھ حدیث نہ مل جائے۔

جب اہل الرائے (امام اعظم ابو حنیفہ اور آپ کے اصحاب) ٹرنکے کی چوٹ اور ببائنگ دہل یہ کہتے آئے ہیں کہ "محض نری رائے" جس کی بنیاد حدیث پر نہ ہو کوئی حقیقت اور وقعت نہیں رکھتی - حدیث سے استغناء و برت کر محض رائے پر بھروسہ کرنا بھی انسان کو ورطہ ضلالت میں ڈال دیتا ہے اور جب اہل الرائے کی پوری اور مکمل زندگی ان کی فقہ اور مسائل کا ہر پہلو اور ان کے رائے و قیاس کا ہر زاویہ اس بات کا بین ثبوت ہے کہ وہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ادنیٰ اشارہ اور ہزاروں راین اور لاکھوں عقلیں آن واحد میں قربان کر دیتے ہیں —

اہل الرائے کا رہنما اصول | اور جب ان کا لائحہ عمل اور رہنما اصول بھی، علم نبوت کے امین، خلیفہ راشد حضرت علیؓ کا یہ ارشاد ہو کہ

لو كان الدين بالراي لكان اسفل الخف
اولى بالمسلم من اعلاه وقد مرايت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يمسح على
ظاهر خفيه (ابوداؤد)
اگر دین نہ ہی رائے ہی سے ہوتا تو موزے کا پچلا
حصا و پیر کے حصہ سے مسح کا زیادہ مستحق ہے
حلال کہیں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو موزہ کے
اوپر ہی مسح کرتے دیکھا ہے۔

جب اہل الرائے کا کوئی دانشور اپنی دانش کو، کوئی عقلمند اپنی عقل کو اور کوئی دانا و فہم اپنی فہم کو صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث اور آپ کے اسوہ حسنہ کے مقابل میں کچھ حیثیت اور کم سے کم وقعت بھی دینے کو تیار نہیں۔ اس کے باوجود بھی اگر کوئی سنے والے امام اعظم ابو حنیفہؒ اور آپ کے اصحاب کو کہتے آئے ہیں تو صا جہاں عقل و بصیرت کے ہاں اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے ناقصین سے اصحاب کمال کی مذمت، ان کے کمال کمال کی شہادت ہوتی ہے۔
واذا اتلف مذمتی من ناقص فہی الشہادة لی باقی کامل

حدیث معاذ بن جبل کی مزید تحقیق | ضد اور ہٹ دھرمی کی دو ادنیٰ کے کسی دو خانے سے بھی میسر نہیں۔ اگر عقل و فہم کے دعویداروں اور حدیث رسولؐ کے تابعداروں کو بھی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حبیل القدر صحابی حضرت معاذ بن جبلؓ ہی کی مشہور حدیث (جو اجتہادات رسولؐ کے عنوان سے پہلے بھی ذکر کی جا چکی ہے) سے نہ صرف رائے و قیاس کی عمدگی، محمودیت اور فضیلت بلکہ اس کا ثبوت بھی سمجھ نہ آئے جن کا مبلغ علم اور ذہن کی رسائی، اجتہاد برائی کے لغوی معنی تک کا ادراک بھی نہ کر سکے تو ایسیوں کا ہمارے پاس علاج نہیں — مگر

جن لوگوں کو فیاض ازل نے عقل فہم اور ذوق سلیم سے نوازا ہے وہ تو حدیث مذکور کے بارے میں از روئے تحقیق یہاں تک دعویٰ کر بیٹھے ہیں کہ

حدیث معاذ صحیح مشہور رواہ
الائمة العدول وهو اصل في الاجتهاد
والقياس على الاصول
جامع بيان العلم وفضله ج ۱، ۲، مدار ہے۔
حضرت معاذؓ کی یہ حدیث صحیح اور مشہور ہے
اس کو عادل ائمہ نے روایت کیا ہے اور یہ حدیث
اجتہاد اور قیاس علی الاصول کا ایک اصل اور

علمی تحقیق کا ذوق رکھنے والے اگر بغض و عداوت اور تعصب سے خالی ہوں، تو یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ وہ رائے

الحق

۴۸

امام ابو حنیفہ کی بسیرت

قیاس اور اس کے اساس قطعی نصوص و حدیث معاذ بن جبل وغیرہ کے تحقیق کے سلسلہ میں بھی لاابالی ہوں مشہور غیر مقلد محقق محمد بن علی المعروف بہ قاضی شوکانی حدیث معاذ بن جبل کے بارہ میں فرماتے ہیں۔
وہو حدیث صالحہ للاحتساب بہ یہ حدیث استدلال و احتجاج کے لئے صلاحیت رکھتی ہے جیسا کہ ہم نے اس کی وضاحت ایک مفرد بحث میں کی ہے۔
فتاویٰ القدیر ج ۲

جب آنکھ کھلی دیکھا اپنا ہی گریباں ہے | سمجھ میں نہیں آتا کہ حدیث پر عمل کے دعویداروں کا دعویٰ کیونکر واقعہ کے مطابق ہو سکتا ہے جب کہ پیغمبر خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) معاذ بن جبل کے معقول اور تسلی بخش جواب اجتہاد بنائی سے بے حد خوش اور مسرور ہوئے۔ میرا پ نے حضرت معاذ کے سینہ پر ہاتھ مبارک سے تھپکی دے کر نہ صرف ان کی داد و تحسین فرمائی بلکہ اپنی اور خدا تعالیٰ کی رضا کی مہر بھی ثبت فرمادی۔ حدیث ہی پر عمل اور حضور ہی کی پیروی کا دعویٰ اگر صحیح ہوتا تو اہل الرائے جن کے سرخیل معاذ بن جبل اور توثیق و تصدیق کرنے والے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہوں ان کی تذلیل و توہین اور تہلیل و تحقیر نہ کی جاتی۔

اے کاش! امام اعظم ابو حنیفہؒ اور ان کے اصحاب کے گریباں میں ہاتھ ڈالنے والوں کی آنکھ آخرت میں کھلنے سے پہلے ہی یہ دیکھ لیتی کہ یہ ہاتھ ان کے اپنے ہی گریباں میں ہے ع

جب آنکھ کھلی دیکھا، اپنا ہی گریباں ہے

اہل الرائے کا مقام | نصف النہار پر آئے ہوئے سورج کی لمعانیت سے اگر کسی طبقہ کی آنکھیں چندھیا
نبوت کی نگاہ میں | ہوں تو اس کا علاج، مزاج، طبیعت اور سرشت کی تبدیلی کے بغیر ناممکن ہے۔ تاہم

علامہ ابن کثیرؒ نے مقدور بھر علاج، اظہار حق اور تمام حجت کو ضروری سمجھتے ہوئے اپنی مشہور عالم تفسیر ج ۱ ص ۲۰ پر حضرت علیؓ کی ایک روایت یوں نقل فرمائی ہے:-

سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم | آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عزم کے بارہ میں
عن العزم فقال مشاورۃ اهل | سوال کیا گیا کہ وہ کیا ہے تو آپ نے ارشاد
الرائے ثم اتباعهم | فرمایا "اہل الرائے" سے مشورہ کر کے پھر ان کی
تفسیر ابن کثیر | پیروی کرنا۔

نبوت کی نگاہوں میں رائے و اہل الرائے کے اس قدر عظیم منصب و مقام کو فضیلت کا نصف النہار نہ کہا جائے تو اور کیا کہا جائے ع

ہم شاد ہیں کہ میں تو کسی کی نگاہ میں

جناب شافع علیہ السلام کے اس قدر واضح ارشاد کے ہوتے ہوئے بھی حدیث ہی پر عمل کے دعویدار اپنا یہ دعویٰ تسلیم کرنے پر کیوں اصرار کرتے ہیں کہ "مطلقاً رائے مذموم ہے اور اہل الرائے ہی حدیث کا انکار کرتے ہیں" یہ گھر جو مہر رہا ہے کہیں تیرا گھر نہ ہو۔

حضرت فاروق اعظم او | بہر دور میں کچھ ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو بزرگم خود اپنے آپ کو دنیا کا مقتدا بھی رائے و کثرت استشارہ | سمجھتے ہیں اور قرآن و حدیث کا معیار بھی۔ دنیا کو بھی یہی باور کرانے کے لئے اتباع قرآن۔ اتباع حدیث اور اتباع رسول کے عنوانات باندھ کر "فکر آخرت" اور "خدمت اسلام" کے روپ میں، فکرِ بطن اور حسبِ جاہ کی تکمیل کی خاطر کسی بھی ایسے کام کے کہ گزرنے سے دریغ نہیں کرتے جس سے دین کی جڑوں اور اسلام کی بنیادوں پر تیشہ بھی چلتا ہو۔

حضرت فاروق اعظم عمر فاروقؓ جنہوں نے نبوت سے نہ صرف یہ کہ خود قرآن و حدیث کا علم حاصل کیا تھا بلکہ ان کے سادہ منہ براہ راست پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث سننے والے صحابہ بھی کثرت سے موجود تھے مگر اس کے باوجود بھی وہ قرآن و حدیث کا صحیح مفہوم سمجھنے کے لئے رائے اور کثرت استشارہ کو ضروری سمجھتے تھے۔

ورائہ مقدم عندهم فی العلم والرائے حضرت عمرؓ حضرات صحابہؓ میں علم، رائے اور وکثرت الاستشارہ زیادہ مشہورہ لینے میں پیش پیش آتے تھے۔

(کتاب اختلاف الحدیث علی ما مشی الامم ص ۵۸)

حدیث و رائے کے اس قدر واضح تلازم کے تسلیم کرنے میں بھی اگر پس پیش ہو گا تو اباب بصیرت بھی یقیناً یہی دیں گے کہ ایسا آدمی صرف امام اعظم ابو حنیفہ ہی کا بداندیش نہیں بلکہ پوری محمدی تعلیمات، فاروقی تعلیمات، اور اسلام کے مکمل ضابطہ حیات کا بداندیش ہے۔ اور اسلام کی بنیادوں پر تیشہ چلانے کے مترادف ہے ع

اذا کوڑہ ہماں تراود کہ در دست

حضرت فاروق اعظمؓ نہ صرف یہ کہ رائے و استشارہ میں خود پیش پیش تھے بلکہ دوسروں کو بھی مقدم کرنے اور اس میں مزید رغبت دینے کا بھی حذر و حیا اہتمام فرماتے تھے۔ اپنے دور خلافت کے مشہور تابعی قاضی شریع کو اپنے ایک مکتوب میں یہاں تک تحریر فرمایا

فاخرای الامرین شدت ان مشیت ان وداصور میں جو نسائم چاہو پسند کر لو یا تو اپنی

ان تبعثہد برائک ثم تقدم فتقدم رائے سے اجتناد کرو اور اس میں جتنا آگے بڑھ

دارعی ج ۱ ص ۴۰ کنز العمال ج ۲ ص ۱۷۴ سکتے ہو بڑھو

نبوت کی عدالت میں | بات یہ چل رہی ہے کہ فقہہ و رائے کی طرف امام صاحب کا انتساب، امام اعظم ابو حنیفہؒ

الحق

امام ابو حنیفہ کی بصیرت

۵۰

کے لئے با حنفیہ تذلیل و تحقیر نہیں بلکہ یہ فیما بین اہل ہی کی بخشش و عنایت اور فضل و عطا اور خیر کثیر ہے جس سے آپ کو نوازا گیا ہے۔ اور یہ ایک انہی، انتخابی اور اجتہابی شان ہے جو امام اعظم ابو حنیفہؒ کو حاصل ہے۔

قسمت کیا ہر ایک کو قسم امت اہل نے جو شخص کہ جس چیز کے قابل نظر آیا

جہاں تک امام صاحب کے معاندین، مخالفین اور حاسدین کی بات ہے ان کے ہاں اگر امام صاحب کی یہی اجتہابی شان فضیلت، خدائی انتخاب اور اہل عنایت و بخشش موجب تنقیص و تذلیل ہو تو اس سے ایک روشن حقیقت کی تکذیب لازم نہیں آسکتی۔ یرقان کے مریض کو اگر کائنات کا ہر ذرہ ذرہ نظر آتا ہے تو اس سے یہ لازم نہیں آتا جتنا کہ فی الواقع بھی ساری کائنات زرد ہے۔ ہم یہ مسئلہ کسی ایرہ وغیرہ سے نہیں، امام اعظم ابو حنیفہؒ سے بھی نہیں، آپ کے مقلدین و معتقدین و متوسلین سے بھی نہیں، فقہاء و محدثین سے بھی نہیں۔ معاصرین سے بھی نہیں آپ کے تلامذہ و سادہ سے بھی نہیں کسی صحابی سے بھی نہیں۔ بلکہ براہ راست پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی عدالت میں لے جاتے اور آپ ہی سے دریافت کر لیتے ہیں۔ واذ اننا نعلم فی مشیئہ فرد وہ الی اللہ و رسولہ الخ آیات

پہنا چم روئے زمین پر۔" اصح الکتاب بعد کتاب اللہ ہو الصحیح البخاری کے باب "من یرد اللہ بہ خیرا یفقہ فی الدین" میں بروایت امیر معاویہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے اس تلامذہ کا یوں فیصلہ صادر فرمایا ہے۔

قال حمید بن عبد الرحمن سمعت
معاویہؓ خطیباً یقول سمعت النبی صلی
اللہ علیہ وسلم یقول من یرد اللہ بہ خیراً
یفقہہ فی الدین وانما انا قاصر
واللہ یعطی ولن تنال هذه الامۃ
قائماً علی امور اللہ لا یضربہم من
خالفہم حتی یاتی امر اللہ

د بخذ اسناد حمید بن عبد الرحمن نے کہا کہ میں نے
حضرت امیر معاویہؓ سے خطبہ دیکھے ہوئے سنا۔
کہتے تھے کہ میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔
آپؐ نے فرمایا جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بڑی
نیکی کا ارادہ کرتا ہے اسے دین میں فقیہ بنا دیتا ہے
اور میں تو صرف باشندے والا ہوں اور اللہ عطا کرتا
ہے اور جب تک یہ امت اللہ کے احکام پہنچے
گی اس کو نقصان نہ دے گا جو شخص اس کی نفی
کرے گا یہاں تک کہ اللہ کا امر (قیامت یا ان
کی موت) آئے گا۔

آنکھوں والے دیکھ رہے ہیں کہ عدالت نبوی اور دربار رسالت سے نہ صرف یہ کہ امام اعظم ابو حنیفہؒ کے
حق میں فیصلہ صادر ہوا بلکہ یفقہہ فی الدین کے تاج اور اعزاز سے بھی آپ ہی کو نوازا گیا ہے۔

شفیق ان کی نگاہ ہو میری جانب زبانا پھر جدھر چاہے ادھر ہو
اگر غیالین و حاسدین کو اس قدر واضح حقیقت بھی نظر آئے تو یہ ان کی اپنی کمال بد نصیبی ہے اس سے
امام اعظم ابو حنیفہ کی شان میں کوئی نقصان نہیں آجاتا۔

نہیں ہے مقتدان کا اگر حاسد تو کیا غم ہوا ہے سجدہ گرا بلیس کیا نقصان آدم کا
فاروق اعظم کی عدالت میں | معاف رکھنا، صمیم قلب اور دل کی امتحاہ گہرائیوں سے حد درجہ پُر غلوں گنڈائش
ہے کہ مان لو۔ اب بھی نبوت کا فیصلہ مان لو۔ نبوت کے فیصلہ کے بعد بھی اگر غریب فاروق کی عدالت میں انصاف
طلب کرو گے تو پھر فیصلہ بھی وہی ہو گا جو نبوت کے فیصلہ کے بعد عمر فاروق نے کیا تھا۔

علامہ عینی کی وضاحت | فقہ، اس کے مناقب و فضیلت اور دربار رسالت کی وساطت سے امام اعظم
ابو حنیفہ کی فقہی بصیرت و مہارت پر کائنات کی طرف سے "ارادہ خیر" کے تمغہ اعزاز کا عطیہ، یہ تو ایک علیحدہ
عنوان ہے جس پر آئندہ مناسب موقع پر بحث کی جائے گی۔ ان شاء اللہ۔ اس وقت تو بات حدیث و رائے کے
تلازم کی چل رہی ہے کہ حدیث بغیر رائے کے اور رائے بغیر حدیث کے یعنی جب دونوں کی حیثیت کو علیحدہ
علیحدہ تسلیم کر لیا جائے تو پھر دین کی وہ حیثیت باقی نہیں رہتی جس کی تعلیم شائع علیہ السلام دیتے رہے۔
ابھی چند سطور قبل "نبوت کی عدالت میں" کے عنوان کے تحت بخاری شریف کی حدیث درج کرنے کے
بعد بھی مقصود درحقیقت رائے و قیاس کا حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تلازم پر استدلال
کرتا ہے جیسے کہ عمدۃ القاری میں علامہ عینی حدیث مذکورہ کی شرح میں رقمطراز ہیں:-

قال النور لبشتی اعلم ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم اعلم اصحابہ انه لم یفضل فی قسمة
ما اوحی اللہ الیہ احد من امتہ بل سوا
فی البلاغ و عدل فی القسمة و انما
التفاوت فی الفہم و هو واقع من طریق
العطار و لقد کان بعض اصحابہ
رضی اللہ عنہم یسمع الحدیث فلا یفہم
منہ الا الظاہر الجلی و یسمیہ
آخر منہم ادم من بعد ہم فیستبیط
منہ مسائل کثیرة و ذلک
علامہ توربشتی (فضل اللہ شافعی متوفی ۴۴۰ھ)
نے فرمایا۔ جان لے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے
صحابہ کو آگاہ کر دیا کہ آپ نے وحی الہی کی تقسیم میں
اپنی امت میں سے کسی کو ترجیح نہیں دی بلکہ اس
کی تبلیغ میں سب کو برابر رکھا اور تقسیم میں عدل
کیا۔ تفاوت تو صرف سمجھ میں ہے اور وہ عطیہ
الہی ہے بیشک بعض صحابہ حدیث کو سنتے تھے
پس اس سے سوائے ظاہر علی معنی کے اور سمجھتے
تھے حالانکہ ان میں سے دوسرے یا وہ جو ان کے
بعد ہوئے (جیسے امام ابو حنیفہ اور آپ کے اصحاب)

فصل اللہ یوتیہ من یشاء

اسی حدیث کو سنتے تھے پس بہت سے مسائل
کا استنباط کرتے تھے اور یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے
جسے چاہتا ہے دے دیتا ہے۔

انسانی فطرت اور سرشت میں عقل و خرد کی ودیعت اور سوچ بوجھ کا یہ ازلی تفاوت اور وہ بھی یہاں تک کہ بعض
صحابہ بھی حدیث کے ظاہر جلی کے سوا کچھ نہ سمجھ سکتے ہوں جب کہ بعض دیگر صحابہ اور بعض دوسرے ان کے بعد آنے والے
اپنے پہلوں سے سنی ہوئی حدیث کے ظاہر جلی کے سمجھنے کے ساتھ ساتھ اس سے بہت سے مسائل کا استنباط بھی کر
سکتے ہوں۔ یہ اس بات کا واضح اور بین ثبوت ہے کہ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کمال مناسبت اور حدیث دانی
و حدیث فہمی کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے عنایت فرمودہ عقل سلیم اور صحیح رائے و قیاس کی استعداد بھی اشد
ضروری ہے جس سے فیاض انزل نے امام اعظم ابو حنیفہ کو بدرجہ اتم نوازا تھا۔ ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔

علامہ عبد الوہاب شمرانی یکار لٹھے | امام اعظم ابو حنیفہ اس نعمت سے کس قدر نوازے گئے تھے نیز ان کی فقہ
درائے، ان کا قیاس و اجتہاد کس قدر قرآن و حدیث ہی سے مستنبط اور اس کے موافق تھا۔

بعض وحسد اور کینہ و عداوت کے چشموں سے آپ کی سیرت اور عظیم فقہ کا مطالعہ کرنے والے نا قیام قیامت
بھی اس حقیقت کو نہیں پا سکتے جس حقیقت کو دیانت، عدل و انصاف اور قرآن و حدیث کے معیاری طریق پر
سے امام عبد الوہاب شمرانی (جنہوں نے مذاہب اربعہ اور ان کے دلائل کا بغور مطالعہ کیا ہے) نے پایا ہے فرماتے ہیں

قد اتبعت محمد اللہ اقوالہ و اقوال
اصحابہ، لیسالفت کتاب ادلة المذاهب
فلم اجد قولاً من اقوالہ و اقوال
اتباعہ الا وهو مستند الی
ایة او حدیث او اثر او الی مفهوم
ذلک او حدیث ضعیف کثرت طرقہ
او الی قیاس صحیح فمن اراد الوقوف
علی ذلک فلیطالع کتابی المذکور
میں نے محمد اللہ امام ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب کے
اقوال کی تحقیقات کیں جب میں نے کتاب "ادلة مذاهب"
کی تالیف کی پس میں نے آپ کے اقوال میں سے یا آپ
کے اصحاب کے اقوال میں سے کوئی قول بھی ویسا نہ پایا
جو کسی آیت یا حدیث ضعیف کی طرف جس کے طرق
بکثرت ہوں یا اصل صحیح پر جو قیاس صحیح کی طرف
مستند نہ ہو جو شخص اس حقیقت سے آگاہ ہونا
چاہے وہ ہماری کتاب مذکور کا مطالعہ کرے۔

کتاب المیزان جلد امر ۵

نقطہ سے دائرہ | امامنا الاعظم، ہمامنا الاصلح، رئیس المجتہدین امام اعظم ابو حنیفہ کی طرف "فقہ درائے کے انتساب"
کے ایک ہی نقطے کو دائرہ بنا کر دکھانے والے اس حقیقت سے غافل ہی رہے کہ جس قدر دائرہ وسیع ہوتا چلا جائے گا

اسی قدر حقیقت و صداقت بھی واضح ہوتی چلی جائے گی۔ بناوٹ کے اصولوں سے صداقت کو نہیں چھپایا جاسکتا۔ سونا سونا ہے چاہے اس پر مٹی کی تہہ در تہہ کیوں نہ جمع کر دی جائے۔

معاندین و محاسدین نے بھی امام اعظم ابو حنیفہ اور آپ کے اصحاب اور فقہ حنیفہ پر ایسے ہی مظالم بے جا اتھاتا غلط الزامات اور جھوٹے انتسابات کی جب بھر مار کر دی اور چاہا کہ بصیرت و بعبارت اور تدبر و نقاہت کا یہ عظیم چراغ بجھا دیا جائے۔

اور اس سونے کو مٹی کی اس تہہ میں لے جایا جائے جہاں وہ کسی کو نظر بھی نہ آئے۔

سنت رسول کی خوشبو ٹپکتی ہے | تو اللہ تعالیٰ نے امام عبدالوہاب شمرانی کو اس کی تحقیق و تدقیق کی توفیق ارزانی فرمائی۔ انہوں نے نہ صرف فقہ حنیفہ بلکہ مذاہب اربعہ کے ادلہ کا بغور مطالعہ کیا اور ان کو قرآن و حدیث کے معیار و سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسوٹی پر خوب پرکھا۔ تو علامہ شمرانی، امام اعظم ابو حنیفہ، آپ کے اصحاب، فقہ حنیفہ اور ان کی عظمتوں سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ مگر جب تصویر کے دوسرے رخ (امام اعظم ابو حنیفہ پر مخالفین کے غلط الزامات و اتھامات کی یورش) کو دیکھا تو ان کی رگ جمیت پھر کھٹکی۔ بدن میں غیرت کا خون دوڑا۔ اور اس قدر چونکے کہ لہر زہی فہم و عقل کی عدالت میں ڈنکے کی چوٹ اپنی اس شہادت کا اعلان کر دیا، کہ امام اعظم ابو حنیفہ اور آپ کے اصحاب کی فقہ و رائے، قیاس، استنباط اور جملہ اجتہاد و مسائل کا شریعت محمدی سے سرسوبھی انحراف نہیں۔ بلکہ فقہ حنیفہ کے ہر کلیے اور ہر جزئیے سے سنت رسول کی خوشبو ٹپکتی ہے۔

من برآں گل عارض غزل صرایم و لبس کہ عند یب تو از ہر طرف ہزار نند

انگور کھٹے ہیں | امام اعظم ابو حنیفہ اور چالیس برس بڑے فقہاء مجتہدین۔ ماہر قانون اور محدثین (جن کو

فیاض ازل نے وقت کے نئے پیچیدہ حالات اور زمانے کے بدلتے ہوئے مسائل میں اسلامی اصولوں کی تطبیق کے لئے بڑی اعلیٰ ذہانت، معاملہ فہمی، باریک بینی، زندگی اور سوسائٹی سے وسیع واقفیت، انسانی نفسیات اور اس کی کمزوریوں سے باخبری۔ قوم کے طبقات اور زندگی کے مختلف شعبوں کی اطلاع اور اسلام کی تاریخ و روایات اور روح شریعت سے گہری واقفیت، عہد رسالت اور زمانہ صحابہ کے حالات سے پوری آگاہی اور اسلام کے پورے ذخیرہ قرآن و حدیث، اجماع و قیاس پر کامل عبور کی دولت سے نوازا تھا) کی کم و بیش تیس سالہ محنت و شبانہ روز کوششوں کا عظیم ثمرہ "فقہ حنیفہ" اور اس کے دقیق سے دقیق اصول و قواعد، اجتہادی کلیات و جزئیات تک فقہ و اجتہاد سے عدم مناسبت و عدم بصیرت کی وجہ سے جب بعض کج فہم اور کوتاہ علم رسائی حاصل نہیں کر سکتے تو علمی خیانت اور پیتر ابدلنے میں کسی قسم کا باک محسوس کئے بغیر انگور کھٹے ہیں کے عنوان سے اپنی بے علمی اور جہالت پر پردہ ڈالنے کی ناکام سعی کرتے ہیں ع

چھپ کے بیٹھے بھی جو چہرے کو چھپائے نہ بنے
مگر ایسا ہو ہی نہیں سکتا کہ امام اعظم ابو حنیفہ اور فقہ حنفیہ کی شورائی مجلس کے چالیس بڑے فقہاء و محدثین اور
ان کی عظمتوں کے پہاڑ سے ٹکرائیں۔ اور خود ہیچ کے رہیں۔

یا ناظم الجبل العالی لتکلمہ اشفق علی الراس لا تشفق علی الجبل
علامہ عبد الوہاب شعرانی کا انتباہ | کچھ ایسے ہی اور اس طبقہ سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے عداوت بھڑکے
کردار، حقیقت و صداقت سے اعراض اور بدیہی حقائق سے انکار کے پیش نظر جب علامہ عبد الوہاب شعرانی کو ان
کی عاقبت بھی خطرہ میں نظر آئی تو ان ہی کو وبالِ آخرت سے بچانے اور سیدھے پر لانے کے لئے حدودِ مخلصانہ اور
مشفقانہ انداز سے اور نہایت ہی کمال اہتمام سے یوں انتباہ فرمایا۔

وایاک ان تخوض مع الخائفین فی
اعراض الائمة بغیر علم، فتخسر
فی الدنیا والاخرہ فان الامام رضی اللہ
عنه کان متقیداً بالکتاب والسنة
متبراً من الراى كما قدمنا لك
فی عدة مواضع من هذا الكتاب
ومن فتش مذهبہ رضی اللہ عنه
وجدہ من اکثر المذاهب احتیاطاً
فی الدین ومن قال غیر ذلك فهو من
جملت الجاهلین المتعصبین
المنکرین علی ائمة الهدی بفهمه
السقیم

اور تو ہیچ اس سے کہ بغیر علم کے رخنہ اندازی کرنے
والوں کے ساتھ ائمہ کرام کی عزتوں میں رخنہ اندازی
کرے پس دنیا و آخرت میں نقصان اٹھائے کیونکہ
امام اعظم رضی اللہ عنہ قرآن و حدیث کے پابند اور راستے
(مذہب) سے پیڑا تھے۔ جیسا کہ ہم نے اس کتاب
کے کئی مقامات پر پہلے بیان کیا ہے اور جو شخص
امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے مذہب کی تفتیش کرے
گا وہ اسے دین میں سب مذاہب سے زیادہ احتیاط
والا پائے گا۔ جو شخص اس کے سوا کچھ اور کہے گا
وہ منجمد جاہلوں متعصبوں کے ہے اور اپنی ناقص
سمجھ کے سبب ائمہ ہدی کو برا کہنے والا ہے۔
(کتاب المیزان جز اول ص ۶۳۳۔ مطبوعہ مصر)

امام عبد الوہاب شعرانی نے جن کو علوم نبوت میں پوری بصیرت اور دستگاہ حاصل ہے اور جو تمام علوم پر
مجتہدانہ نظر رکھتے تھے۔ ائمہ اربعہ، ان کے فقہ جات، فقہی ناخذ اور دلائل کو اپنے خدا داد ذہن، جودت طبع، اپنی وقت
نظر اور وسعت نظر سے پرکھا اور بغیر کسی تعصب کے جانچا اور کمال دیانت سے ہر ایک کا مکمل جائزہ لیا۔ بعدہ کمال
اعتماد اور کامل یقین کے ساتھ یہ اعلان اور انتباہ کرنے میں کوئی ہلک محسوس نہیں کی کہ

ومن قال غیر ذلك فهو من جملت
جو شخص اس کے سوا کچھ اور (امام اعظم ابو حنیفہ

الجامعین المتعصبین المنکرین
على ائمة الهدى بفهمه السقيج
اور فقہ حنفیہ کی تنقیص (کہے وہ منجملہ جاہلوں اور
متعصبوں سے ہے اور اپنی ناقص سمجھ کے سبب
ائمہ ہدی کو برا کہنے والوں میں ہے۔

اس قدر واضح اور قوی شہادتوں کے باوجود بھی اگر بعض سر پھرے یہ کہتے پھریں کہ امام اعظم ابو حنیفہ
چونکہ "امام اہل الرائے" تھے۔ اور رائے و قیاس پر عمل کرتے تھے اس لئے ان کی فقہ واجتہاد اس کی بنیاد بھی
قرآن و حدیث کے بجائے رائے و قیاس ہی پر ہے تو ایسوں سے بڑھ کر نا عاقبت اندیش، حاسد اور متعصب
اور کون ہو سکتا ہے۔

وَكُفَى لِلْجُحُودِ حُسُودَهُ

وجہود من بعد الصباح اذا ہوا
من بعد ما انتشرت له الاضواء
مادل ان الشمس ليس بطالع
بل ان عینا انکرت عیاء
(باقی وارد)

خوشخبری

دعوات حق کی دوسری جلد

جلد اول دستیاب نہیں

شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ کے خطبات و مواعظ اور ارشادات کا عظیم الشان مجموعہ
علم و حکمت کا گہینہ جسکی پہلی جلد کو ہر طبقے میں سرا گیا۔ اور اہل علم و خطباء اور تعلیم یافتہ طبقے نے اس کو
ہاتھ لیا۔ اور جس کا کوئی ایک نسخہ بھی اس وقت دستیاب نہیں۔ الحمد للہ کہ انتظار شدید کے بعد
اسکی دوسری جلد کتابت و طباعت کے مراحل سے گزر کر شائع ہو گئی ہے۔ تقریباً ساڑھے پانچ سو
صفحات پر مشتمل اس دوسری جلد میں بھی دین و شریعت، اخلاق و معاشرت، علم و عمل، نبوت و
رسالت، شریعت و طریقت کا کوئی پہلو ایسا نہیں جس پر حضرت مدظلہ نے عام فہم اور درد و سوز
میں ڈوبے ہوئے انداز میں گفتگو نہ کی ہو۔ آج ہی کتاب طلب کیجئے ورنہ جلد اول کی طرح اسکا ناما
محسوس کرنا پڑے گا۔ صفحات ۵۲۰ قیمت پالیس روپے۔ طباعت آفٹ جہ عہدہ
مرکز المصنفین - دارالعلوم حقانیہ - اکوڑہ خٹک